حضرت فاطمہ صلوٰۃ اللہ علیہا اسوۂ جاوید

عماد العلماء علامہ سید علی محمد نقوی مدظلہ

اسلام میں عورت پہلے اپنی نسوانیت اور اپنے عورت پن کا تحفظ کرتی ہے اور اپنی مخصوص ذمہ داریوں یعنی اولاد کی تربیت اور صحیح و سالم نسل کی افزائش فراموش نہیں کرتی، خدمت دین و خدا و انسان، جدو جہد اور کوششیں غرضکہ معاشرہ کے ہر موڑ پر مردوں کے ساتھ ہونے کے باوجود اپنی برتری، اپنی قدر و منزلت اور اپنا احترام برقرار رکھتی ہے۔

حضرت فاطمہ صلوات اللہ علیہا منارۂ عظمت ہیں اور اسلام کے نسوانی معاشرہ کے لیے لازم ہے کہ ان کے کردار اور ان کے اسلوب کی پیروی کرے۔ اسلام میں عورت کا جو تصور ہے حضرت فاطمہ اس کی مکمل ترین تصویر اور اسلام میں عورت کی جو رفعت و منزلت ہے اس کی کامل مظہر ہیں۔

حضرت فاطمہ عورت ہونے کے باوجود آیہ تطہیر کی مصداق ہیں، پنجتن کی ایک فرد ہیں جو مباہلہ میں پیغمبر اسلام کے ہمراہ تھیں اور تاریخ اسلام کی چودہ مقدس ترین و عظیم ترین شخصیتوں مں سے ایک ہیں۔ انہوں نے یہ بتا دیا کہ ایک عورت کس طرح روحی، فکری اور نظریاتی ارتقا کی بلندی تک پہنچ سکتی ہے۔ حضرت فاطمہ وہ خاتون ہیں جنھیں اسلام نے تمام انسانوں کے لیے ایک نمونہ اور مثالیہ بنا کر پیش کیا ہے۔

جو عظمت و منزلت جناب فاطمہ پیغمبر اسلام اور تمام مسلمانوں کے نزدیک رکھتی ہیں اسلام میں عورت کی اہمیت اور قدر و قیمت کو ظاہر کرنے کے لیے کافی ہے۔

شیعہ سنی تمام روایتیں یہ ثابت کرتی ہیں کہ جناب فاطمہ پیغمبر اسلام کے نزدیک محبوب ترین فرد تھیں اور رسول خدا ان سے بے حد محبت فرماتے تھے۔ حاکم نے 'مستدرک' میں ثعلبہ سے نقل کیا ہے کہ ''رسول خدا جب بھی سفر یا جنگ سے لوٹتے تھے تو مسجد کے بعد سب سے پہلے جناب فاطمہ کے پاس جاتے تھے'' ابن سعد نے اپنی کتاب 'شرف النبوۃ' میں لکھا ہے کہ پیغمبر نے کہا اے فاطمہ اللہ تعالیٰ تمہارے غصہ سے غضبناک ہوتا ہے اور تمہاری خوشنودی سے خوش ہوتا ہے۔'' کتاب 'استیعاب' میں لکھا ہے کہ عائشہ سے لوگوں نے پوچھا کہ رسول خدا کے نزدیک سب سے زیادہ عزیز کون ہے؟ جواب دیا ''فاطمہ'' اور ترمذی میں اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ پیغمبر نے کہا ''فاطمہ میرے نزدیک محبوب ترین فرد ہیں'' یہ تمام عظمت، اہمیت اور احترام جو جناب فاطمہ کا پیغمبر کے نزدیک تھا یا جو تعلق رسول خدا کو جناب فاطمہ سے تھا اس کی وجہ محض باپ اور بیٹی کا رشتہ ہی نہ تھا۔ کیونکہ پہلی

بات تو یہ ہے کہ پیغمبر اسلام ایک عام انسان نہ تھے بلکہ ایسے فرد تھے جن کے متعلق قرآن فرماتا ہے ''وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی'' یعنی پیغمبر جو کہتے یا کرتے ہیں مرضی و منشائے الٰہی کے عین مطابق ہوتا ہے۔ دوسری بات یہ کہ ایک باپ فطری طور پر اپنی بیٹی سے الفت ومحبت کرتا ہے نہ کہ اس کا خصوصی احترام۔ اس کی تعظیم کرنا اور اسے ''ام ابیھا'' یعنی باپ کی ماں کہنا اور اعلان کرنا کہ اس کا غصہ خدا کے عتاب کو برانگیختہ کرتا ہے اور اس کی خوشی خدا کو خوش کرتی ہے اس بات پر دال ہے کہ رسول خدا جناب فاطمہ کی عظمت کردار، ان کے فرائض و بلند مقاصد اور ان کی شخصیت معنوی کی وجہ سے ان کی تعظیم کیا کرتے تھے اور اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام میں عورت ہونا فضیلت کو سلب نہیں کرتا بلکہ اگر عورت صاحب فضائل انسانی و معنوی ہے تو مردوں سے زیادہ اس کی عظمت ممکن ہے۔

خود پیغمبر اسلام جب جناب فاطمہ کی اس قدر تعظیم اور احترام کرتے تھے تو ظاہر ہے کہ ہر زمانہ اور ہر حصے کے مسلمان جناب سیدہ کے لیے کس قدر عظمت و احترام کے قائل ہوں گے۔ تمام علمائے اسلام نے جناب فاطمہ کی خاک پاک ہونا بھی باعث فخر سمجھا ہے اور انھیں اعجاز قرآن کا ثابت کرنے والا اور پیغمبر اسلام کے دعوے رسالت کی صحت پر گواہ تسلیم کیا ہے کیوں کہ جناب فاطمہ زہرا وہ واحد رشتہ دار ہیں جن کے توسط سے پیغمبر اسلام کی نسل دنیا میں محفوظ ہے۔ قرآن کی پیشین گوئی صحیح ثابت ہوئی اور کفر رسوا ہوا۔ کفار اور مشرکین کہتے ہیں کہ پیغمبر اسلام مقطوع النسل ہیں یعنی نسل ان پر ختم ہوگئی ہے جبکہ قرآن حکیم اعلان کرتا ہے کہ ''انا اعطینک الکوثر'' یعنی ہم نے تمہاری نسل کو کثرت عطا کی اور تمہارے تمام دشمن ابتر ہیں۔ اور یہ کوثر رسول خدا کو جناب سیدہ کی صورت میں عطا کی گئی، اس طرح مومنین اور علمائے اسلام کے نزدیک جناب فاطمہ صرف محبوب خدا کی صاحبزادی ہی نہیں ہیں بلکہ اسلامی شخصیتوں میں مقدس ترین شخصیت قرآن ناطق، صحت دعویٔ رسالت کی گواہ اور ثابت کنندۂ اعجاز قرآنی بھی ہیں۔

جناب فاطمہ زہرا اس عظمت روحانی کی حامل ہیں کہ انھیں 'بتول' کہا گیا ہے۔ بتول ایسی خاتون کو کہتے ہیں جس کے رشتے دنیا سے منقطع اور حق سے استوار ہو جاتے ہیں۔ 'مجمع البحار' میں آیا ہے کہ حضرت مریم اور جناب فاطمہ صلوات اللہ علیہا دونوں کو بتول کہتے ہیں کیوں کہ یہ دونوں مقدس خواتین وہ تھیں جن کے رشتے دنیا سے منقطع ہوکر حق سے استوار ہو چکے تھے۔ حضرت فاطمہ کو مسلمان، صدیقہ، مبارکہ، راضیہ اور مرضیہ جیسے القاب سے یاد کرتے ہیں کیوں کہ ان میں سے ہر لقب ان کی عظمت کے کسی نہ کسی رخ کو ظاہر کرتی ہے۔

ایک طرف تو جہاں فاطمہ زہرا مسلمان عورتوں کے لیے نمونہ ہیں، ایسی خاتون جیسی اسلام چاہتا ہے۔ ایسی نمونہ خاتون جسے پیغمبر اسلام نے خود اپنے دست مبارک سے سانچہ میں ڈھالا اور اپنی پر التفات تربیت کے زیر سایہ پروان چڑھایا۔ دوسری طرف وہ اسلام میں خواتین کی برتری اور سربلندی کی مظہر بھی ہیں۔